دار الافتاء دار العلوم عیدگاہ کبیر والا خانیوال

www.darululoomkabirwala.com | 0300-7895331
owaisirshadahmad@gmail.com | 0300-9606524
برائے رابطہ

فتوی نمبر 31732

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ آج کل کچھ لوگ اپنے بازو وغیرہ پر زخم کرکے نام وغیرہ لکھتے ہیں یا کسی کے نام کا ایک حرف لکھتے ہیں اور پھر اس زخم میں سرمہ یا کوئلہ وغیرہ بھر دیتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا یہ زخم وغیرہ کرکے نام لکھنا جائز ہے؟ نیز یہ کہ اس زخم کے ہوتے ہوئے وضو، غسل کا کیا حکم ہے یا اس کو ختم کروائے بغیر وضو اور غسل ہو جائے گا؟ نیز اگر دوبارہ ختم کروانا مشکل ہو تو پھر طہارت کا کیا حکم ہے؟ شریعت کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

المستفتی
محمد برکات الحسینی

الجواب بعون ملہم الصواب

بازو یا جسم کے کسی حصہ پر زخم کرکے سرمہ یا کوئلہ اور سیاہی ڈال کر کچھ بھی لکھنا جائز نہیں ہے، احادیث مبارکہ میں اس کام کو باعث لعنت قرار دیا گیا ہے، لیکن اگر کسی نے ایسا کر لیا اور اب زخم بھر کر اس سرمہ وغیرہ پر نئی جلد آگئی تو اس صورت میں اس پر پانی ڈالنے سے وضو، غسل درست ہو جائے گا، تاہم اگر بغیر مشقت کے ختم کروانا ممکن ہو تو ختم کروا دینا چاہئے۔

والدلیل علی ذلک

فی الصحیح للمسلم ج۲ ص۲۰۴

عن ابن عمر أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة۔

وفی فتح الملہم ج۱۰ ص۱۶۸

أما الحنفية فقالوا إذا [illegible] الدم والتأم الجرح بقي محله أخضر فإذا غسل طهر لأنه أثر يشق زواله لأنه لا يزول إلا بسلخ الجلد أو جرحه فإذا كان لا يكلف بإزالة الأثر الذي يزول بماء حار أو صابون فعدم التكليف هنا أولى۔

واللہ اعلم بالصواب
کتبہ
لطف اللہ کوکلسوی

الجواب صحیح
محمد اویس ارشاد احمد غفرلہ
دار الافتاء دار العلوم کبیر والا

از دار الافتاء دار العلوم کبیر والا
۱۴۴۲/۵/۱۵ھ

Scanned with CamScanner